سوال

زندگی میں تقسیم وراثت کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

والدین اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کو اپنی 4 بیٹیوں اور 3 بیٹوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کیا بیٹیوں کے جہیز کو تقسیم جائیداد میں بھی ملایا جائے گا۔؟ والدین ایسا نہیں چاہتے کہ جہیز کو تقسیم جائیداد میں ملایا جائے۔ اگر صرف ایک بیٹے کو 24 سال پہلے (سن 1990) والدین اپنی جائیداد میں سے ایک مکان رہائش کے لئے دیتے ہیں تو حصہ دیتے وقت (سن 2014) اس مکان کا 24 سال کا کرایہ بھی (حصے میں) شامل کیا جائے گا؟ یہ سود تو نہیں ہوگا۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ زندگی میں وراثت تقسیم کرنا شرعاً ناجائز ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ یُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ میں مَا تَرَكَ اور مِمَّا تَرَكَ کے الفاظ سے وضاحت ہوتی ہے۔ نیز ترکہ کی حقیقت میں موت کے بعد چھوڑے ہوئے مال کی قید موجود ہے پھر میراث اور وراثت کے الفاظ بھی زندگی کے ختم ہونے کے بعد پر دلالت کر رہے ہیں تو ان دلائل کی بنا پر انسان اپنے مال کو اپنی اولاد یا دیگر وارثوں میں یُوصِيكُمُ اللَّهُ الخ کے مطابق تقسیم نہیں کر سکتا ہے۔

ہاں صحیح بخاری میں مروی نعمان بن بشیر والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو بطور عطیہ یا ہبہ دے سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الھبة وفضلھا والتحریض علیھا۔ باب الھبة للولد)

لیکن یاد رہے اس عطیہ اور ہبہ میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ والا اصول پیش نظر نہیں رکھا جائے گا کیونکہ یہ موت کے بعد میراث وترکہ کے بارے میں ہے بلکہ زندگی میں اولاد کو عطیہ یا ہبہ کرتے وقت لڑکے اور لڑکی کو برابر برابر دیا جائے گا۔

بیٹیوں کو دیا گیا جہیز ایک تحفہ ہے، اسی طرح بیٹے کو دیا گیا مکان بھی ایک تحفہ شمار ہوگا، لہذا والدین پر ضروری ہے کہ وہ باقی اولاد کو بھی اتنا اتنا تحفہ دیں، پھر باقی جو جائیداد بچے اسے بھی بچوں اور بچیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ لیکن یاد رہے کہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ اپنے پاس ضرور رکھیں، کیونکہ ممکن ہے بعد میں آپ کو اس کی ضرورت پڑ جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ